کا تذکرہ ہے۔ ان میں سے بعض میں بیان کے اندر جھول ہے یا کوتاہیاں۔ مثلاً تفسیر احمد (سر سید احمد خان)، کے متعلق یہ جملہ کہ "قرآنی تعلیمات اور سائنسی نظریات میں تطبیق کی مخلصانہ کوشش"۔ ہمارا اعتراض لفظ مخلصانہ پر نہیں، کیونکہ اچھے سے اچھا کام غیر مخلصانہ اور غلط سے غلط کام مخلصانہ طور پر کیا جا سکتا ہے۔ تفسیر احمدی اور سر سید احمد خان کی دیگر مذہبی کتب کا امتیازی رنگ یہ ہے کہ انہوں نے مغربی طرز زندگی اور اسلام کے خلاف مستشرقین کے اٹھائے ہوئے اعتراضات کے آگے سر جھکا دیا۔ بلکہ اسی اثر پذیری کے تحت انہوں نے سب سے پہلے انکار حدیث کے فتنے کے دروازے کھولے اور تجدد پسندی کی راہ دکھائی۔ اسی طرح غلام احمد پرویز کی معارف القرآن کے متعلق "نظام الوہیت کے اثبات" کے الفاظ سے حقیقت واضح نہیں ہوتی۔ سیدھی طرح بتانا چاہیے تھا کہ یہ تفسیر "قرآن بلا سنت" کے نظریے کے تحت لکھی گئی ہے۔ مولانا ابوالکلام آزاد کی تفسیر ترجمان القرآن کا تعارف بغیر "فلسفہ وحدتِ ادیان" کا ذکر کیسے ہو ہی نہیں سکتا۔

جواہر القرآن کا بنیادی نظریہ اس خیال کی تردید کرتا ہے کہ "قرآن ایک مذہبی نوعیت کی مقدس کتاب ہے اور اس کا تعلق ان کے انفرادی اور نجی امور تک محدود ہے، بخلاف اس کے یہ عالمگیر اور ابدی مکمل ضابطۂ حیات ہے۔

جلد اوّل زائد از نصف قرآن کے مطالب کو سمیٹے ہوئے ہے۔

معذرت چاہتا ہوں کہ جس ہجوم کار اور "ہجوم کتب" کے درمیان گھرا ہوں اس کی وجہ سے اتنی ضخیم کتاب کو پورا نہیں پڑھ سکا۔

اسلام کا نظامِ عفت و عصمت | مولفہ: مولانا محمد ظفیر الدین (رفیق ندوۃ المصنفین)

ناشر: مکتبہ نذیریہ، ۷ چناب بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور۔

سفید کاغذ پر اچھے معیارِ طباعت کے ساتھ تقریباً چار سو صفحات سبز رنگ کا دبیز کاغذ قیمت ۳۶/ روپے

اس کتاب میں عورت کے مقام اور اسلام میں اس کے تحفظِ ناموس و عصمت کے متعلق

تعلیمات وتدابیر اور قوانین و اقدار کو تفصیل سے پیش کیا گیا ہے۔ یہاں ہم ترجمان القرآن ہی کے سابق تبصرے کو دہراتے ہیں۔ (اگست ۷۷ء):۔

"زیر تبصرہ کتاب اسلام کے نظامِ عفت و عصمت پر ایک جامع اور فکر انگیز تصنیف ہے جس کی علمی حلقوں میں بہت پذیرائی ہوئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب تک اس کے متعدد ایڈیشن شائع ہو کر بِک چکے ہیں"۔

کتاب میں "عورت لیگارڈ" مغربی معاشرے کا ذکر کرتے ہوئے وہاں کے دانشوروں کے حوالے بھی دیئے گئے ہیں

آئینہ ایام	مؤلف وناشر: حافظ محمد انور صاحب۔ ۱۰۵ سی، سٹیلائٹ ٹاؤن، گوجرانوالہ

۱۶۰ صفحات۔ قیمت دس روپے۔

حافظ صاحب بڑے شریف الطبع بزرگ ہیں۔ انہیں دیکھ کر ادب کرنے کو جی چاہتا ہے، مگر ان کی کتاب کا تبصرہ کرنے کی جرأت نہیں ہو سکتی۔ تاہم ادائے فرض کے طور پر عرض ہے کہ ان اوراق میں اسلام کے شورائی نظام کا خاکہ پیش کیا گیا ہے مگر ان کے دعاوی اور دلائل ایسے ہیں کہ میں ان کی قدر و قیمت کو سمجھ نہیں سکا، اور گفتگو کے دوران جو کچھ میں نے عرض کیا اُسے وہ نہیں سمجھ سکے۔ جمہوریت کی مخالفت کا جو موسم بہار پچھلے دنوں جوبن پر تھا اس کے زیر اثر اس کتاب میں اختیار کردہ تصورِ شورائیت کچا معلوم ہوتا ہے اور سعیٔ استدلال سطحی۔ مثلاً مطالعہ سے ایک نکتہ مجھے یہ ہاتھ آیا ہے کہ مارشل لا بڑی نعمت ہے اور دوسرا یہ کہ ایک امیر ایک رکن شوریٰ کی رائے پر بھی کوئی فیصلہ و اقدام کر سکتا ہے۔ اب باقی سارے نکتے کیسے بیان ہو سکتے ہیں۔

مگر اتنا مجھے اعتراف ہے کہ حافظ صاحب نے جو کچھ لکھا ہے، نیک دلی اور خلوص سے لکھا ہے۔ اُن کا یہ حق مجھے تسلیم ہے کہ وہ کسی معاملے میں جو چاہیں رائے رکھیں۔